کتب و جرائد

سیرتِ سرورِ عالم پر تبصرہ

مولانا محمد مالک کاندھلوی

اِس وقت ہماری گفتگو کا موضوع کتاب "سیرتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم" کا تعارف ہے۔ یہ کتاب مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی کی تالیف ہے، جس کو جناب نعیم صاحب صدیقی اور محترم عبدالوکیل صاحب علوی نے مرتب کیا۔ اور ادارہ ترجمان القرآن لاہور سے شائع کی گئی، کتاب کے تعارف سے قبل چند الفاظ صاحبِ کتاب کے تعارف اور اُن کی شخصیت و مقام کے بارے میں ضروری سمجھتا ہوں کہ عرض کر دوں۔

مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اپنے نسب کے لحاظ سے بہت بلند مقام رکھتے ہیں۔ شجرۂ نسب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ابتداء ہی سے یہ خاندان عظمت و بزرگی اور علم و فضل کا حامل رہا ہے۔ اور موصوف محترم اسی شجرۂ طیبہ کی ایک شاخ ہیں۔ آپ کے بزرگوں میں حضرت ناصرالدین ابویوسف جن کو خواجہ قطب مودود چشتی کے لقب سے یاد کیا گیا، سلسلۂ چشتیہ کے ایک بہت بڑے بزرگ ہیں جن کی وفات ۵۲۷ھ میں ہوئی۔ یہ مودودی خاندان کے جدِ امجد تھے۔ اور انہی کی طرف انتساب کے لیے اس مبارک خاندان کا لقب مودودی ہے۔

مولانا موصوف کی ولادت ۱۳۲۱ھ ہجری میں اورنگ آباد کے مقام میں ہوئی، جو ریاست حیدرآباد دکن کا ایک علاقہ ہے۔ وہیں بچپن گذرا، علمی ذوق، اور بہترین صلاحیتیں ابتداء ہی سے نمایاں تھیں۔ نوجوانی ہی میں صحافت و تحریر میں اُونچا مقام حاصل کر لیا تھا۔ متعدد جرائد و رسالوں کے مدیر رہے۔ پھر ماہنامہ ترجمان القرآن اپنی ادارت و نگرانی میں شائع کرنا شروع کیا، جس کا علمی اور تحقیقی مقام

اہلِ علم میں محتاجِ بیان نہیں۔ علمی شغف اور انہماک ابتداء ہی سے مولانا کا خصوصی وصف رہا۔ اس وجہ سے اسی دَور سے سلسلہ تصنیف و تحریر کا شروع کر دیا، جو علمی دُنیا میں قابلِ قدر ذخیرہ ہے۔ ان کی تحریروں اور مضامین نے خاص طور سے جدید تعلیم یافتہ طبقہ کو بہت متاثر کیا، اور ان میں اسلامی حمیت اور دینی اقدار نمایاں کرنے میں بڑا عظیم کام انجام دیا۔ دعوت و ارشاد کے میدان میں بھی اُن کی علمی خدمات ہمیشہ قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھی جائیں گی۔

سنہ ۱۹۵۳ء عیسوی کی تحریک ختم نبوت کے زمانہ میں جس عزم و استقلال کے ساتھ مسئلہ ختم نبوت کی ترجمانی کی اور فتنۂ قادیانیت کا مقابلہ کیا وہ بلاشبہ اس دَور کی ایک عظیم قابلِ قدر مثال ہے، جس میں انہوں نے نہایت ہی جرأت کے ساتھ اس دَور میں پیش آنے والے مصائب کا مقابلہ کیا۔ اور حکام کا کوئی جبر و استبداد اُن کے قدم نہ ڈگمگا سکا۔ ان کی شخصیت نہ صرف پاکستان بلکہ تمام عرب ممالک اور دنیائے اسلام میں متعارف اور قابلِ قدر ممتاز شخصیت ہے۔

پیشِ نظر کتاب سیرتِ سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سیرت نبوی کے موضوع پر ایک بلند پایہ اور اپنی علمی و تحقیقی خصوصیات میں نمایاں مقام رکھنے والی کتاب ہے، جس کی اس وقت تک دو جلدیں طبع ہوئی ہیں۔

یہ کتاب دراصل مولانا کے متعدد مضامین و تقاریر کا ایک مرتب کردہ مجموعہ ہے۔ جو اب سیرتِ نبوی کے عنوان سے ایک عظیم المرتبت کتاب کی صورت میں پیش کیے گئے ہیں۔ کتاب کا افتتاحی حصہ ان آیاتِ قرآنیہ کو بنایا گیا، جن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظہور قدسی شان نبوت کمالاتِ رسالت اور ان عظیم الشان خصوصیات کو بیان کیا گیا جن سے آپ کی نبوت کی عظمت و جامعیت کا بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے۔ گویا ان آیات کے مطالعہ سے قارئین کے ذہن پر سیرت نبوی اور فضائل نبوت کا ایک اجمالی عکس مرتسم ہو جاتا ہے۔ کتاب کی جلد اوّل میں ایسے بنیادی مباحث جمع کیے گئے ہیں جن کا تعلق منصب نبوت، وحی، نظامِ وحی اور احوال دَورِ جاہلیت یعنی قبل از بعثت سے ہے، اور یہ کہ آپ کی مخاطب قوم عرب کس مزاج و خصلت، تمدن و معاشرت اور اخلاق کی حامل تھی۔ ان میں کیا کیا خصائل رچے ہوئے تھے، ان کی معیشت کس کس طرح کی گندگیوں میں آلودہ تھی۔ اور ان تمام گروہوں کا بھی ذکر ہے جو مختلف عقیدوں اور تمدن میں بٹے ہوئے تھے۔ گویا اس طرح قارئین کو

یہ سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات وہدایات نے اس قوم کے مزاج اور معاشرت میں کیسی عظیم تبدیلی کی جو آپ کے فیضانِ نبوت کی اعلیٰ دلیل ہے۔

دلائلِ نبوت کے سلسلہ میں عقلی شواہد اور دلائل کے طور پر سرزمین عرب کے احوال کو بیان کرتے ہوئے آپ کے پیغامِ انقلاب کا ذکر کیا۔ قوم کے ردِ عمل کے ذیل میں تحمّل شواہد کی تفصیل اور آپ کے اخلاقِ عظیم کردار بیان کر کے یہ ثابت کیا کہ انسانی تاریخ میں آپ سے زائد جامع کمالات اور بلند شخصیت کا کوئی فرد حامل نہیں گذرا۔ آپ ماحول سے بلند اور مافوق ہستی تھے۔ جس کو دنیا کی کسی چیز نے متاثر نہیں کیا۔ اور نہایت بہترین اسلوب سے نبوت سے قبل کی زندگی اور نبوت کے بعد کی زندگی کا موازنہ کر کے ان حقائق کو روشن کیا کہ کمالاتِ نبوت کسی انسان کا کوئی حاصل کردہ ہنر نہیں جو اس کی جدوجہد یا علمی اور ذہنی صلاحیتوں سے اس کو حاصل ہو جائے۔ بلکہ کمالاتِ نبوت محض عطاء الٰہی ہیں اور اللہ ہی کی طرف سے اجتباء و انتخاب ہے جس کو وہ چاہے منتخب کرے۔

بعثتِ سرورِ عالم کے متعلق کتب سماویہ سے ایک بہت ذخیرہ بشارات اور پیش گوئیوں کا جمع کیا۔ انجیل یوحنا کی متعدد عبارتیں پیش کرتے ہوئے عیسائیوں کی ان سازشوں کی نشان دہی کی ہے جو دیدہ ودانستہ اس وجہ سے اختیار کی گئیں کہ ان بشارتوں اور نشانیوں یا حضرت مسیح کے صریح حکم اور فرمان دیکھ کر عیسائی قوم اسلام کی طرف رُخ نہ کر لے۔ شاہ حبشہ نجاشی کی شہادت اور قبولِ اسلام کا بھی ذکر کیا۔ جو ہر صاحبِ انصاف شخص کے لیے دعوتِ اسلام کا حکم رکھتی ہے۔ انجیل برنباس کی وہ پیش گوئی بھی ذکر کی، جس نے اقوامِ یورپ اور عیسائی دُنیا میں تہلکہ مچا دیا تھا۔ عیسائیوں نے اس کو چھپانے کا بڑا اہتمام کیا۔ صدیوں تک دُنیا سے یہ ناپید رہی۔ سولہویں صدی میں اس کے ایک اطالوی ترجمہ کا صرف ایک نسخہ یورپ کے ایک کتب خانہ میں پایا جاتا تھا۔ اور کلیسا کے شہنشاہوں کی طرف سے اس کے پڑھنے کی اجازت نہ تھی۔ اٹھارھویں صدی کے آغاز میں یہ نسخہ ایک شخص جان ٹولینڈ کے ہاتھ لگا۔ پھر مختلف ہاتھوں میں گشت کرتا ہوا ۱۷۳۸ء میں ویانا کی امپیریل لائبریری میں پہنچ گیا۔ ۱۹۰۷ء میں اسی نسخے کا انگریزی ترجمہ آکسفورڈ کے ایک پریس نے شائع کیا۔ مگر اس کی اشاعت سے فوراً ہی عیسائی دُنیا میں یہ احساس پیدا ہو گیا کہ یہ کتاب عیسائیت کی جڑ ہی کاٹ ڈالے گی تو اس کے نسخے غائب کر دیے گئے۔ اور آئندہ پھر اس کی اشاعت کا دروازہ پوری سختی کے

ساتھ بند کر دیا گیا۔

تو مؤلف نے اپنی کتاب میں اس انجیل اور اس کے حوالوں کا بالتفصیل ذکر کر کے بڑی قوت کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کو ثابت کیا۔

پھر ایک موقع پر اس جلد میں مذہب کے جاہلی تصور اور اسلامی تصورِ مذہب کا نہایت محققانہ انداز میں موازنہ کیا۔ اسلام اور جاہلیت کی کشمکش کا ذکر کرتے ہوئے زندگی کے چار نظریے پیش کیے۔ اور اسلام کی حقانیت اور اس کا دینِ فطرت عین عقلِ سلیم کے مطابق ہونا بیان کیا۔

معجزات کی بحث بھی بلند پایہ بحث ہے، جس میں انبیائے سابقین کے معجزات کے ساتھ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کی جامعیت اور عظمت پر مفید اور اہم کلام فرمایا۔

آپ کے عقلی معجزات کے علاوہ حسی معجزات پر مفید بحث کی، مسئلہ شفاعت کے بھی مختلف پہلوؤں پر کلام کیا، اور یہ ثابت کیا کہ کفر و شرک کے ساتھ کوئی سفارش اور شفاعت نافع نہیں۔ آپ کی بیان کردہ پیش گوئیوں پر کلام کرتے ہوئے یہ مواد جمع کیا کہ کفارِ قریش نے آپ کے مقابلہ اور آپ کی دعوت کو توڑنے کے لیے اپنی تمام تدابیر، وسائل اور طاقتیں صرف کر ڈالیں لیکن جن باتوں کی وحی الٰہی نے پیش گوئی کی وہ پوری ہو کر رہیں۔ مکی زندگی سے لے کر فتح مکہ تک کی اہم مثالوں کو جمع کر دیا۔

عیسائیت و یہودیت کی حقیقت و حیثیت کو بھی نمایاں کیا۔ اور یہ کہ عیسائی مشنریاں ہمیشہ سے اسلام کے خلاف کس قدر سازشیں کرتی رہیں۔ تاریخ میں پیش آنیوالے واقعۂ اصحاب الاُخدُود کی بحث کی اور اس میں مفید تاریخی مواد جمع کیا۔

ولادت باسعادت اور بعثت و نبوت اور نزولِ وحی کی تفصیلات بڑے مؤثر اور لطیف انداز میں مرتب کیں۔ غارِ حرا میں خلوت گزینی کے اسرار بیان کیے۔

کفار کی سازشیں اور ریشہ دوانیاں حقائق کی روشنی میں بیان کیں۔ اور یہ کہ کفارِ مکہ کے پاس جب کوئی بات عقل اور انسانیت کے دائرہ میں رہ کر رکھنے کی باقی نہ رہی تو پھر انہوں نے ضد، عناد اور ہٹ دھرمی اختیار کر لی۔

ایمان بالآخرت دراصل ایمان کی اساس ہے۔ اس پر سیر حاصل بحث کی۔ اور منکرین آخرت جو بعثت بعد موت اور حشر جسمانی کا انکار کرتے تھے اور تعجب کرتے تھے کہ انسان کی ہڈیاں

ریزہ ریزہ ہو چکنے کے بعد پھر دوبارہ اس کو جسمانی شکل کے ساتھ کس طرح حشر کیا جائے گا۔ تو مؤلف موصوف نے اِن اعتراضات وشبہات کو ذکر کرکے ان کا قرآنی حقائق کی روشنی میں رد کیا۔ یہ بحث بڑی مفصل، پُرمغز اور منکرین بعث پر حجت تامہ کا درجہ رکھتی ہے، جس کے ضمن میں ایک کثیر مواد حق تعالیٰ کے دلائل قدرت کا جمع کر دیا ہے۔ اسلام کی اخلاقی تعلیمات کا بھی بڑی خوبی سے ذکر کیا گیا ہے اور یہ کہ ان تعلیمات اور انسانی اقدار اور عرب قوم کو کس درجہ عظمت و بلندی پر پہنچایا۔ دین میں ہجرت کی اہمیت کے موضوع پر ہجرت حبشہ کا ذکر ہے ہجرت کے اسباب و دواعی پر بحث ہے۔ اور یہ کہ مہاجرین کی اسلام کی خاطر ہجرت اسلام کی عظمت اور حقانیت کا ایک نہایت عظیم تاریخی ثبوت ہے۔

بہرکیف کتاب اپنی افادیت اور جامعیت میں ایک بلند پایہ کتاب ہے جو معنوی خوبیوں کے ساتھ ظاہری محاسن سے بھی آراستہ ہے۔ سیرت نبوی کے موضوع پر علمی دنیا میں یہ کتاب انشاء اللہ تعالیٰ قدر و منزلت کی نظروں سے دیکھی جائے گی۔

وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ !

(نشر کردہ ریڈیو پاکستان لاہور۔ مورخہ ۱۵ ربیع الاول ۱۳۹۹ھ۔ بہ اجازت خاص)

خریداران متوجہ ہوں

۱۔ ماہنامہ ترجمان القرآن کے پتہ پر خط و کتابت کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیجیے۔

۲۔ ایجنٹ حضرات سے درخواست ہے کہ وہ ہر ماہ کی پچیس تاریخ تک ترجمان القرآن کے آرڈر میں ترمیم کر سکتے ہیں اس کے بعد تعمیل نہ ہو سکے گی۔

۳۔ منی آرڈر، چیک یا ڈرافٹ ہر ماہ کی پچیس تاریخ تک دفتر ماہنامہ ترجمان القرآن کو موصول ہو جانے چاہئیں۔

منیجر

ماہنامہ ترجمان القرآن، اچھرہ، لاہور۔